شاہ است حسین

(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

ترتیب

محمد وارث

فہرست

حرفِ آغاز 2
سلام ۔ میرزا اسد اللہ خان غالب 5
حسرت موہانی 8
امام حسین ۔ واصف علی واصف 9
محمد علی جوہر 11
احمد ندیم قاسمی 12
انور مسعود 14
سیّد الشّہداء ۔ احمد فراز 16
سلام اُس پر ۔ احمد فراز 18
ہم جیسے ۔ احمد فراز 21
کوثر نیازی 23
مرثیۂ امام ۔ فیض احمد فیض 24
سلام ۔ منیر نیازی 28
حفیظ تائب 29
مرثیہ از میر تقی میر 30
شام غریباں ۔ پروین شاکر 39
امجد اسلام امجد 41
آنسوؤں کے موسم میں ۔ اقبال ساجد 42
قتیل شفائی 43
عبدالحمید عدم 45
فارغ بخاری 46
عطاءالحق قاسمی 47
خالد احمد 48
محمد اعظم چشتی 50
رباعیات ۔ کنور مہندر سنگھ بیدی سحر 51
سبط علی صبا 53
گردھاری پرشاد باقی 54
نظم طباطبائی 55
ثروت حسین 57
صدائے استغاثہ ۔ افتخار عارف 58
شورش کاشمیری 60
شہزاد احمد 62
امتناع کا مہینہ ۔ اختر حسین جعفری 64
صبا اکبر آبادی 65
غلام محمد قاصر 67
خورشید رضوی 69
جلیل عالی 70

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رباعیات - جوش ملیح آبادی 71
شبِ درمیان۔ عرفان صدیقی 72
عرفان صدیقی 73
عرفان صدیقی 75
عرفان صدیقی 76
عرفان صدیقی 78

حرفِ آغاز

سید الشہدا، سبطِ نبی (ص) ، فرزندِ علی (ع)، امامِ عالی مقام، حضرت امام حسین علیہ السلام کی بارگاہ میں عقیدت بھرا سلام کہنا اردو شاعری میں موضوع کے لحاظ سے ایک اہم صنفِ سخن ہے۔ قدیم و جدید اردو شعراء نے بلا تفریقِ مذہب و ملت و عقیدہ، امام عالی مقام کے حضور میں نذرانۂ عقیدت پیش کیے ہیں۔
واقعۂ کربلا، امام حسین کی اولوالعزمی، شجاعت، استقامت، آپ کے رفقا کی وفاداری و جان نثاری، آپ کے اہلِ بیت کے مصائب، حُر کی حق شناسی، نہ صرف مرثیہ اور سلام کے اہم موضوع ہیں بلکہ اردو شاعری میں استعارہ اور علامت کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور قریب قریب سبھی مشہور شعراء نے اپنی اپنی فکر کے مطابق ان کو استعمال کیا ہے۔

میں یہاں پر ایک جسارت کر رہا ہوں کہ اردو شعراء کرام کے کلام میں جو سلام موجود ہیں ان کو پیش کر رہا ہوں۔
میرے مآخذ، شعراء کے دواوین و کلیات اور مختلف انتخاب ہیں۔ ویب پر بھی مختلف کلام ملتا ہے لیکن بہر حال ان میں املاء کی اغلاط ہیں۔
سب سے پہلے خواجہ معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمہ کی مشہور و معروف فارسی رباعی پیشِ خدمت ہے، اور اسی رباعی سے عنوان لینے کی سعادت حاصل کی ہے۔

شاہ است حُسین، بادشاہ است حُسین
دیں است حُسین، دیں پناہ است حُسین

سر داد نداد دست در دستِ یزید
حقّا کہ بنائے لا الہ است حسین

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

سلام

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

میرزا اسد اللہ خان غالب

سلام اسے کہ اگر بادشا کہیں اُس کو

تو پھر کہیں کہ کچھ اِس سے سوا کہیں اُس کو

نہ بادشاہ نہ سلطاں، یہ کیا ستائش ہے؟

کہو کہ خامسِ آلِ عبا کہیں اُس کو

خدا کی راہ میں شاہی و خسروی کیسی؟

کہو کہ رہبرِ راہِ خدا کہیں اُس کو

خدا کا بندہ، خداوندگار بندوں کا

اگر کہیں نہ خداوند، کیا کہیں اُس کو؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فروغِ جوہرِ ایماں، حسین ابنِ علی

کہ شمعِ انجمنِ کبریا کہیں اُس کو

کفیلِ بخششِ اُمّت ہے، بن نہیں پڑتی

اگر نہ شافعِ روزِ جزا کہیں اُس کو

مسیح جس سے کرے اخذِ فیضِ جاں بخشی

ستم ہے کُشتۂ تیغِ جفا کہیں اُس کو

وہ جس کے ماتمیوں پر ہے سلسبیل سبیل

شہیدِ تشنہ لبِ کربلا کہیں اُس کو

عدو کے سمعِ رضا میں جگہ نہ پائے وہ بات

کہ جنّ و انس و ملَک سب بجا کہیں اُس کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بہت ہے پایۂ گردِ رہِ حسین بلند

بہ قدرِ فہم ہے اگر کیمیا کہیں اُس کو

نظارہ سوز ہے یاں تک ہر ایک ذرّۂ خاک

کہ ایک جوہرِ تیغِ قضا کہیں اُس کو

ہمارے درد کی یا رب کہیں دوا نہ ملے

اگر نہ درد کی اپنے دوا کہیں اُس کو

ہمارا منہ ہے کہ دَیں اس کے حُسنِ صبر کی داد؟

مگر نبی و علی مرحبا کہیں اُس کو

زمامِ ناقہ کف اُس کے میں ہے کہ اہلِ یقیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پس از حسینِ علی پیشوا کہیں اُس کو

وہ ریگِ تفتۂ وادی پہ گام فرسا ہے
کہ طالبانِ خدا رہنما کہیں اُس کو

امامِ وقت کی یہ قدر ہے کہ اہلِ عناد
پیادہ لے چلیں اور نا سزا کہیں اُس کو

یہ اجتہاد عجب ہے کہ ایک دشمنِ دیں
علی سے آ کے لڑے اور خطا کہیں اُس کو

یزید کو تو نہ تھا اجتہاد کا پایہ
بُرا نہ مانیۓ گر ہم بُرا کہیں اُس کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

علی کے بعد حسن، اور حسن کے بعد حسین

کرے جو ان سے بُرائی، بھلا کہیں اُس کو؟

نبی کا ہو نہ جسے اعتقاد، کافر ہے

رکھے امام سے جو بغض، کیا کہیں اُس کو؟

بھرا ہے غالبِ دل خستہ کے کلام میں درد

غلط نہیں ہے کہ خونیں نوا کہیں اُس کو

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

حسرت موہانی

امامِ بر حقِ اہلِ رضا سلام علیک

شہیدِ معرکۂ کربلا سلام علیک

کلِ مرادِ ولایت حسین ابنِ علی

تتمۂ شرفِ مصطفیٰ سلام علیک

ثبوت یہ ہے کہ نُورِ شہادتِ کُبریٰ

تری جبیں سے نمایاں ہوا، سلام علیک

عبث ہے اور کہیں راہِ صبر و حق کی تلاش

تری مثال ہے جب رہنما، سلام علیک

ترے طفیل میں، حسرت بھی ہو شہیدِ وفا

یہی دعا ہے، یہی مدّعا، سلام علیک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

امامِ حسین

واصف علی واصف

السّلام اے نُورِ اوّل کے نشاں

السّلام اے رازدارِ کُن فکاں

السّلام اے داستانِ بے کسی

السّلام اے چارہ سازِ بے کساں

السّلام اے دستِ حق، باطل شکن

السّلام اے تاجدارِ ہر زماں

السّلام اے رہبرِ علمِ لَدُن

السّلام اے افتخارِ عارفاں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

السّلام اے راحتِ دوشِ نبی

السّلام اے راکبِ نوکِ سناں

السّلام اے بوترابی کی دلیل

السّلام اے شاہبازِ لا مکاں

السّلام اے ساجدِ بے آرزو

السّلام اے راز دارِ قُدسیاں

السّلام اے ذو الفقارِ حیدری

السّلام اے کشتۂ تسلیمِ جاں

السّلام اے مستیِ جامِ نجف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

السّلام اے جنبشِ کون و مکاں

السّلام اے رازِ قرآنِ مبیں

السّلام اے ناطقِ رازِ نہاں

السّلام اے ہم نشینِ ریگِ دشت

السّلام اے کج کلاہِ خسرواں

السّلام اے دُرِ دینِ مُصطفیٰ

السّلام اے معدنِ علمِ رواں

السّلام اے گوہرِ عینِ علی

دینِ پیغمبر کے عنوانِ جلی

(مجموعہ"شب.چراغ")

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

محمد علی جوہر

بیتاب کر رہی ہے تمنّائے کربلا
یاد آ رہا ہے بادیہ پیمائے کربلا

ہے مقتلِ حسین میں اب تک وہی بہار
ہیں کس قدر شگفتہ یہ گلہائے کربلا

روزِ ازل سے ہے یہی اک مقصدِ حیات
جائے گا سر کے ساتھ، ہے سودائے کربلا

جو رازِ کیمیا ہے نہاں خاک میں اُسے

سمجھا ہے خوب ناصیہ فرسائے کربلا

مطلب فرات سے ہے نہ آبِ حیات سے

ہوں تشنۂ شہادت و شیدائے کربلا

جوہر مسیح و خضر کو ملتی نہیں یہ چیز

اور یوں نصیب سے تجھے مل جائے کربلا

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

احمد ندیم قاسمی

لب پر شہدا کے تذکرے ہیں

لفظوں کے چراغ جل رہے ہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جن پہ گزری ہے ان سے پوچھو

ہم لوگ تو صرف سوچتے ہیں

میدان کا دل دہک رہا ہے

دریاؤں کے ہونٹ جل رہے ہیں

کرنیں ہیں کہ بڑھ رہے ہیں نیزے

جھونکے ہیں کہ شعلے چل رہے ہیں

پانی نہ ملا تو آنسوؤں سے

چُلو بچوں کے بھر دیئے ہیں

آثار جوان بھائیوں کے

بہنوں نے زمیں سے چن لیے ہیں

بیٹوں کے کٹے پھٹے ہوئے جسم

ماؤں نے ردا میں بھر لیے ہیں

یہ لوگ اصولِ حق کی خاطر

سر دیتے ہیں، جان بیچتے ہیں

میدان سے آ رہی ہے آواز

جیسے شبّیر بولتے ہیں

جیسے غنچے چٹک رہے ہیں

جیسے کہسار گونجتے ہیں

"ہم نے جنہیں سر بلندیاں دیں"

سر کاٹتے کیسے لگ رہے ہیں

ہیں یہ رگِ نبی کے قطرے

جو ریت میں جذب ہو رہے ہیں

دیکھو اے ساکنانِ عالم

یوں کشتِ حیات سینچتے ہیں

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

انور مسعود

شعر

شعر میں کیسے بیاں ہو داستانِ کربلا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لاکھ مضموں باندھ لیجیے تشنگی رہ جائے گی

مسدس

سوارِ دوشِ محمد (ص) کا رتبۂ عالی
حدیثِ عجز ہے میرا بیانِ اجمالی

کھلی ہے آج تخیل کی بے پر و بالی
دکھائی دیتی ہیں لفظوں کی جھولیاں خالی

یہاں ضعیف ہر اظہار کا وسیلہ ہے
بس ایک دیدۂ خوں بار کا وسیلہ ہے

مثیلِ شاہِ شہیدِ شہیر نا ممکن
کوئی غریب ہو ایسا امیر نا ممکن

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حسین سا کوئی روشن ضمیر نا ممکن
جہانِ عشق میں اس کی نظیر نا ممکن

وہ جاں نثار عجب اک مثال چھوڑ گیا
کہ اس کا صبر ستم کا غرور توڑ گیا

چھپی ہے اس کے تدبّر میں معرفت کیسی
کہ مصلحت کی جنوں سے مناسبت کیسی

ہوس کے ساتھ وفا کی مفاہمت کیسی
ستم گروں کے ستم سے مصالحت کیسی

اسی کی دین ہے یہ سوچ کا قرینہ بھی
کہ ایک جرم ہے ظالم کے ساتھ جینا بھی

مثالِ مہرِ جہاں تاب ضو فشاں ہے حسین
ہمہ خلوص ہے ایثارِ بے کراں ہے حسین

حیات راز ہے اور اس کا راز داں ہے حسین
ریاضِ دہر میں خوشبوئے جاوداں ہے حسین

وہ ظالموں کو ہمیشہ کا انتباہ بھی ہے
وہ اپنی ذات میں تفسیرِ لا الہ بھی ہے

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

سیّد الشّہداء

احمد فراز

دشتِ غربت میں صداقت کے تحفظ کے لیے
تُو نے جاں دے کے زمانے کو ضیا بخشی تھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ظلم کی وادیِ خونیں میں قدم رکھا تھا
حق پرستوں کو شہادت کی ادا بخشی تھی

آتشِ دہر کو گلزار بنایا تو نے
تو نے انساں کی عظمت کو بقا بخشی تھی

اور وہ آگ وہ ظلمت وہ ستم کے پرچم
بڑے ایثار ترے عزم سے شرمندہ ہوئے

جرأت و شوق و صداقت کی تواریخ کے باب
تری عظمت، ترے کردار سے تابندہ ہوئے

ہو گیا نذرِ فنا دبدبۂ شمر و یزید
کشتگانِ رہِ حق مر کے مگر زندہ ہوئے

لیکن اے سیّدِ کونین حسین ابنِ علی
آج بھر دہر میں باطل کی صف آرائی ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آج پھر حق کے پرستاروں کا انعام ہے دار
زندگی پھر اس وادی میں اتر آئی ہے

آج پھر مدِ مقابل ہیں کئی شمر و یزید
صدق نے جن کو مٹانے کی قسم کھائی ہے

دل کہ ہر سال ترے غم میں لہو روتے ہیں
یہ اسی عہدِ جنوں کیش کی تجدید تو ہے

جاں بکف حلقۂ اعدا میں جو دیوانے ہیں
ان کا مذہب ترے کردار کی تقلید تو ہے

جب سے اب تک اسی زنجیرِ وفا کا رشتہ
بیعتِ دستِ جفا کار کی تردید تو ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(مجموعہ۔"شب.خون")

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

سلام اُس پر ---احمد فراز

حُسین
اے میرے سر بریدہ
بدن دریدہ
سدا ترا نام برگزیدہ
میں کربلا کے لہو لہو دشت میں تجھے
دشمنوں کے نرغے میں
تیغ در دست دیکھتا ہوں
میں دیکھتا ہوں
کہ تیرے سارے رفیق
سب ہمنوا
سبھی جانفروش
اپنے سروں کی فصلیں کٹا چکے ہیں
گلاب سے جسم اپنے خوں میں نہا چکے ہیں
ہوائے جانکاہ کے بگولے
چراغ سے تابناک چہرے بجھا چکے ہیں
مسافرانِ رہِ وفا، لٹ لٹا چکے ہیں
اور اب فقط تُو
زمین کے اس شفق کدے میں
ستارۂ صبح کی طرح
روشنی کا پرچم لیے کھڑا ہے
یہ ایک منظر نہیں ہے
اک داستاں کا حصہ نہیں ہے
اک واقعہ نہیں ہے
یہیں سے تاریخ
اپنے تازہ سفر کا آغاز کر رہی ہے
یہیں سے انسانیت
نئی رفعتوں کو پرواز کر رہی ہے

میں آج اسی کربلا میں
بے آبرو ---- نگوں سر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شکست خوردہ خجل کھڑا ہوں
جہاں سے میرا عظیم ہادی
حسین کل سرخرو گیا ہے

میں جاں بچا کر
فنا کے دلدل میں جاں بلب ہوں
زمین اور آسمان کے عزّ و فخر
سارے حرام مجھ پر
وہ جاں لٹا کر
منارۂ عرش چھو گیا ہے

سلام اُس پر
سلام اُس پر

(مجموعہ - "جاناں جاناں)

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

هم جیسے

احمد فراز

حُسین تجھ پہ کہیں کیا سلام ہم جیسے

کہ تُو عظیم ہے بے ننگ و نام ہم جیسے

برنگِ ماہ ہے بالائے بام تجھ جیسا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تو فرشِ راہ کئی زیرِ بام ہم جیسے

وہ اپنی ذات کی پہچان کو ترستے ہیں

جو خاص تیری طرح ہیں نہ عام ہم جیسے

یہ بے گلیم جو ہر کربلا کی زینت ہیں

یہ سب ندیم یہ سب تشنہ کام ہم جیسے

بہت سے دوست سرِ دار تھے جو ہم پہنچے

سبھی رفیق نہ تھے سست گام ہم جیسے

خطیبِ شہر کا مذہب ہے بیعتِ سلطاں

ترے لہو کو کریں گے سلام ہم جیسے

تُو سر بریدہ ہوا شہرِ نا سپاساں میں

زباں بریدہ ہوئے ہیں تمام ہم جیسے

پہن کے خرقۂ خوں بھی کشیدہ سر ہیں فراز

بغاوتوں کے علم تھے مدام ہم جیسے

(مجموعہ۔"نابیناشہرمیںآئینہ")

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

کوثر نیازی

دل و دماغ میں مہر و وفا کے اِفسانے

تصورات میں روشن فضائے بدر و حُنین

خوشا یہ اوجِ مقدر، زہے یہ عز و شرف

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مری زباں پہ جاری ہے آج ذکرِ حُسین

نہ فکر سود و زیاں کی، نہ ذکرِ تیغ و تبر
حُسین، راہِ خدا میں تری یہ بے تابی

بہار گلشنِ اسلام میں پلٹ آئی
کہ تیرے خون سے قائم ہے اس کی شادابی

کہیں بھی اہلِ محبت کی تشنگی نہ بجھی
فرات و نیل کے ساحل سے تا بہ گنگ و جمن

برائے لالہ و گل اجنبی ہے فصلِ بہار
خزاں کے دستِ تصرف میں آگیا ہے چمن

ہر ایک سمت میں عفریت ظلم کے رقصاں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خدا کے دین کا حلقوم ہے تہِ شمشیر

نئے یزید، نئی کربلا ہوئی پیدا
زمانہ ڈھونڈ رہا ہے کوئی نیا شبّیر

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

مرثیۂ امام

فیض احمد فیض

رات آئی ہے شبّیر پہ یلغارِ بلا ہے
ساتھی نہ کوئی یار نہ غمخوار رہا ہے

مونِس ہے تو اِک درد کی گھنگھور گھٹا ہے
مُشفِق ہے تو اک دل کے دھڑکنے کی صدا ہے

تنہائی کی، غربت کی، پریشانی کی شب ہے
یہ خانۂ شبّیر کی ویرانی کی شب ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دشمن کی سپہ خواب میں مدہوش پڑی تھی
پل بھر کو کسی کی نہ اِدھر آنکھ لگی تھی

ہر ایک گھڑی آج قیامت کی گھڑی تھی
یہ رات بہت آلِ محمّد پہ کڑی تھی

رہ رہ کے بُکا اہلِ حرم کرتے تھے ایسے
تھم تھم کے دِیا آخرِ شب جلتا ہے جیسے

اِک گوشے میں ان سوختہ سامانوں کے سالار
اِن خاک بسر، خانماں ویرانوں کے سردار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تشنہ لب و درماندہ و مجبور و دل افگار
اِس شان سے بیٹھے تھے شہِ لشکرِ احرار

مسند تھی، نہ خلعت تھی، نہ خدّام کھڑے تھے
ہاں تن پہ جدھر دیکھیے سو زخم سجے تھے

کچھ خوف تھا چہرے پہ نہ تشویش ذرا تھی
ہر ایک ادا مظہرِ تسلیم و رضا تھی

ہر ایک نگہ شاہدِ اقرارِ وفا تھی
ہر جنبشِ لب منکرِ دستورِ جفا تھی

پہلے تو بہت پیار سے ہر فرد کو دیکھا
پھر نام خدا کا لیا اور یوں ہوئے گویا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الحمد قریب آیا غمِ عشق کا ساحل
الحمد کہ اب صبحِ شہادت ہوئی نازل

بازی ہے بہت سخت میانِ حق و باطل
وہ ظلم میں‌کامل ہیں تو ہم صبر میں کامل

بازی ہوئی انجام، مبارک ہو عزیزو
باطل ہُوا ناکام، مبارک ہو عزیزو

پھر صبح کی لَو آئی رخِ پاک پہ چمکی
اور ایک کرن مقتلِ خونناک پہ چمکی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نیزے کی انی تھی خس و خاشاک پہ چمکی

شمشیر برہنہ تھی کہ افلاک پہ چمکی

دم بھر کے لیے آئینہ رُو ہو گیا صحرا

خورشید جو ابھرا تو لہو ہو گیا صحرا

پر باندھے ہوئے حملے کو آئی صفِ اعدا

تھا سامنے اِک بندۂ حق یکّہ و تنہا

ہر چند کہ ہر اک تھا اُدھر خون کا پیاسا

یہ رُعب کا عالم کہ کوئی پہل نہ کرتا

کی آنے میں تاخیر جو لیلائے قضا نے

خطبہ کیا ارشاد امامِ شہداء نے

فرمایا کہ کیوں در پئے آزار ہو لوگو
حق والوں سے کیوں برسرِ پیکار ہو لوگو

واللہ کہ مجرم ہو، گنہگار ہو لوگو
معلوم ہے کچھ کس کے طرفدار ہو لوگو

کیوں آپ کے آقاؤں میں اور ہم میں ٹھنی ہے
معلوم ہے کس واسطے اس جاں پہ بنی ہے

سَطوت نہ حکومت نہ حشم چاہیئے ہم کو
اورنگ نہ افسر، نہ عَلَم چاہیئے ہم کو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

زر چاہیئے، نے مال و دِرم چاہیئے ہم کو
جو چیز بھی فانی ہے وہ کم چاہیئے ہم کو

سرداری کی خواہش ہے نہ شاہی کی ہوس ہے
اِک حرفِ یقیں، دولتِ ایماں ہمیں بس ہے

طالب ہیں اگر ہم تو فقط حق کے طلبگار
باطل کے مقابل میں صداقت کے پرستار

انصاف کے، نیکی کے، مروّت کے طرفدار
ظالم کے مخالف ہیں تو بیکس کے مددگار

جو ظلم پہ لعنت نہ کرے، آپ لعیں ہے
جو جبر کا منکر نہیں وہ منکرِ دیں ہے

تا حشر زمانہ تمہیں مکّار کہے گا
تم عہد شکن ہو، تمہیں غدّار کہے گا

جو صاحبِ دل ہے، ہمیں ابرار کہے گا
جو بندۂ حُر ہے، ہمیں احرار کہے گا

نام اونچا زمانے میں ہر انداز رہے گا
نیزے پہ بھی سر اپنا سرافراز رہے گا

کر ختم سخن محوِ دعا ہو گئے شبّیر
پھر نعرہ زناں محوِ وغا ہو گئے شبیر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قربانِ رہِ صدق و صفا ہو گئے شبیر

خیموں میں تھا کہرام، جُدا ہو گئے شبیر

مرکب پہ تنِ پاک تھا اور خاک پہ سر تھا

اِس خاک تلے جنّتِ فردوس کا در تھا

(مجموعہ۔"شامِ.شہرِیاراں")

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

سلام

منیر نیازی

خوابِ جمالِ عشق کی تعبیر ہے حُسین

شامِ ملالِ عشق کی تصویر ہے حسین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حیراں وہ بے یقینیِ اہلِ جہاں سے ہے
دنیا کی بیوفائی سے دلگیر ہے حسین

یہ زیست ایک دشت ہے لا حد و بے کنار
اس دشتِ غم پہ ابر کی تاثیر ہے حسین

روشن ہے اس کے دم سے الم خانۂ جہاں
نورِ خدائے عصر کی تنویر ہے حسین

ہے اس کا ذکر شہر کی مجلس میں رہنما
اجڑے نگر میں حسرتِ تعمیر ہے حسین

(مجموعہ۔"ساعتِ سیّار")

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

حفیظ تائب

رموزِ عشق و محبت تمام جانتا ہوں
حسین ابنِ علی کو امام جانتا ہوں

انہی کے در کو سمجھتا ہوں محورِ مقصود
انہی کے گھر کو میں دارالسلام جانتا ہوں

میں ان کی راہ کا ہوں ایک ذرۂ ناچیز
کہوں یہ کیسے کہ ان کا مقام جانتا ہوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مجھے امام نے سمجھائے ہیں نکاتِ حیات
سوادِ کفر میں جینا حرام جانتا ہوں

نگاہ کیوں ہے مری ظاہری وسائل پر
جو خود کو آلِ نبی کا غلام جانتا ہوں

میں جان و مال کو پھر کیوں عزیز رکھتا ہوں
جو خود کو پیروِ خیر الانام جانتا ہوں

شکارِ مصلحت و یاس کیوں ہو پھر تائب
جو اس کٹے ہوئے سر کا پیام جانتا ہوں

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

مرثیہ

از میر تقی میر

بھائی بھتیجے خویش و پسر یاور اور یار
جاویں گے مارے آنکھوں کے آگے سب ایک بار

ناچار اپنے مرنے کا ہو گا امیدوار
ہے آج رات اور یہ مہمان روزگار

فردا حسین می شود از دہر نا امید
اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

یک دم کہ تیری ہستی میں ہو جائے گا غضب
سادات مارے جائیں گے دریا پہ تشنہ لب

برسوں فلک کے رونے کا پھر ہے یہی سبب

مت آ عدم سے عالمِ ہستی میں زینہار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

ماریں گے تیر شام کے نامرد سارے لوگ

دیویں گے ساتھ اس کا جنہوں نے لیا ہے جوگ

تا حشر خلق پہنے رہیں گے لباسِ سوگ

ہو گا جہاں جوان سیہ پوش سوگوار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

اکبر مرے گا جان سے قاسم بھی جائے گا

عباس دل جہان سے اپنا اٹھائے گا

اصغر بغل میں باپ کی اک تیر کھائے گا

شائستہ ایسے تیر کا وہ طفل شیر خوار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

اے کاش کوئی روز شبِ تیغ اب رہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تا اور بھی جہاں میں وہ عالی نسب رہے

لیکن عزیز جس کے مریں سب وہ کب رہے

بے چارہ سینہ خستہ و بے یار و بے وتار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

ذات مقدس ابن علی کی ہے مغتنم

اک دم میں اس کے ہوویں الٰہی ہزار دم

کیا شب رہے تو ہووے ہے ایام ہی میں کم

آتا ہے کون عالمِ خاکی میں بار بار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

کاکل میں تیرے فتنے ہیں ہر اک شکن کے ساتھ

ہنگامہ لگ رہا ہے ترے دم زدن کے ساتھ

رہ کوئی دن عدم میں ہی رنج و محن کے ساتھ

یہ بات دونوں صمع میں رکھتی ہے اشتہار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جلوے میں تیرے سینکڑوں جلووں کی مے فنا

یعنی سحر پہ آنا قیامت کا ہے رہا

دن ہو گیا کہ سبط نبی مرنے کو چلا

ساتھ اپنے دے چکا ہے تلف ہونے کا قرار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

آبِ فرات پر تو بہ شب دن نہ پھر کبھی

خوں ریز ورنہ ہونے لگے گا بہم ابھی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سیِّد تڑپ کے پیاس سے مر جائیں گے سبھی
پیغمبرِ خدا ہی کا پروردۂ کنار

فردا حسین می شود از دہر نا امید
اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

دن شب کو کس امید کے اوپر کرے بھلا
جو جانتا ہو یہ کہ ستم ہو گا برملا

نکلے گی تیغِ جور کٹے گا مرا گلا
اے وائے دل میں اپنے لیے حسرتیں ہزار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

ایسا نہ ہو کہیں کہ نکل آوے آفتاب

وہ جو غیور مرنے میں اپنے کرے شتاب

دے بیٹھے سر کو مصر کے میں کھا کے پیچ و تاب

تر خوں میں دونوں کسو ہوں سر پر پڑے غبار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

جس دم خطِ شعاعی ہوئے رونقِ زمیں
افگار ہو کے نیزہ خطی سیوہ حسیں

ہوویں گے جمع پیادے سوار آن کر وہیں
ہو گا جدا وہ گھوڑے سے مجروح بے شمار

فردا حسین می شود از دہر نا امید
اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

لوہو جبیں کے زخم سے جاوے گا کر کے جوش
فرق مبارک اس کے میں مطلق نہ ہو گا ہوش

سجدے میں ہو رہے گا جھکا سر کے تئیں خموش
آنے کا اپنے آپ میں کھینچے گا انتظار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

خورشید کی بلند نہ ہو تیغ خوں فشاں

ہے درمیاں نبی کے نواسے کا پائے جاں

ایسا اگر ہوا تو قیامت ہوئی عیاں

وہ حلق تشنہ ہو گا تہِ تیغ آب دار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

روشن ہوا جو روز تو اندھیر ہے نداں
میداں میں صاف ہو کے کھڑا دے چکے گا جاں

ناموس کی پھر اس کے نہ عزت ہے کچھ نہ شاں
اک شش جہت سے ہو گی بلا آن کر دو چار

فردا حسین می شود از دہر نا امید
اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

پھر بعد قتل اس کے غضب ایک ہے یہ اور
بختی چرخ راہ چلے گا انھوں کے طور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شیوہ جفا شعار ستم طرز جن کی جور

عابد کے دست بستہ میں دی جائے گی مہار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

خورشید سا سر اس کا سناں پر چڑھائیں گے

عالم میں دن وہی ہے سیہ کر دکھائیں گے

بیٹے کے تئیں سوار پیادہ چلائیں گے

ہو گا عنان دل پہ نہ کچھ اس کا اختیار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

پیکر میں ایک کشتہ کے ہو گی نہ نیم جان
خیل و حشم کا اس کے نہ پاویں گے کچھ نشاں

شوکت کہاں سر اس کا کہاں جاہ وہ کہاں
یہ جائے اعتبار ہے کیا یاں کا اعتبار

فردا حسین می شود از دہر نا امید
اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

صاحب موئے اسیر ہوئے شام جائیں گے

سو کر جھکائے شرم سے ہر گام جائیں گے

ناچار رنج کھینچتے ناکام جائیں گے

لطف خدائے عز و جل کے امیدوار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

لازم ہے خوں چکان روش گفتگو سے شرم

کر اس نمود کرنے کی ٹک آرزو سے شرم

تجھ کو مگر نہیں ہے محمد کے رو سے شرم

بے خانماں بے دل و بے خویش بے تبار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

راہِ رضا میں عاقبتِ کار سر گیا

ایسی گھڑی چلا کہ مدینے نہ پھر گیا

ہوں آفتاب جانبِ شام آ کے گھر گیا

خاطر شکستہ غم زدہ آزردہ دل فگار

فردا حسین می شود از دہر نا امید

اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آثار دکھ کے ہیں در و دیوار سے عیاں
چھایا ہے غم زمین سے لے تا بہ آسماں

کچھ میر ہی کے چہرے پہ آنسو نہیں رواں
آیا ہے ابر شام سے روتا ہے زار زار

فردا حسین می شود از دہر نا امید
اے صبح دل سیہ بہ چہ رومی شوی سفید

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

شامِ غریباں ------------------------------- پروین شاکر

غنیم کی سرحدوں کے اندر
زمینِ نا مہرباں پہ جنگل کے پاس ہی
شام پڑ چکی ہے
ہوا میں کچے گلاب جلنے کی کیفیت ہے
اور ان شگوفوں کی سبز خوشبو
جو اپنی نو خیزیوں کی پہلی رتوں میں
رعنائیِ صلیبِ خزاں ہوئے
اور بہار کی جاگتی علامت ہوئے ابد تک

جلے ہوئے راکھ خیموں سے کچھ کھلے ہوئے سر
ردائے عفت اڑھانے والے
بریدہ بازو کو ڈھونڈتے ہیں
بریدہ بازو کہ جن کا مشکیزہ
ننھے حلقوم تک اگرچہ پہنچ نہ پایا
مگر وفا کی سبیل بن کر
فضا سے اب تک چھلک رہا ہے
برہنہ سر بیبیاں ہواؤں میں سوکھے پتوں
کی سرسراہٹ پہ چونک اٹھتی ہیں
بادِ صرصر کے ہاتھ سے بچنے
والے پھولوں کو چومتی ہیں
چھپانے لگتی ہیں اپنے دل میں
بدلتے، سفاک موسموں کی ادا شناسی نے چشمِ
حیرت کو سہمناکی کا مستقل رنگ دے دیا ہے
چمکتے نیزوں پہ سارے پیاروں کے سر سجے ہیں
کٹے ہوئے سر
شکستہ خوابوں سے کیسا پیمان لے رہے ہیں
کہ خالی آنکھوں میں روشنی آتی جا رہی ہے

میں نوحہ گر ہوں-----------------------------امجد اسلام امجد

میں نوحہ گر ہوں
میں اپنے چاروں طرف بکھرتے ہوئے زمانوں کا نوحہ گر ہوں
میں آنے والی رتوں کے دامن میں عورتوں کی اداس بانہوں کو دیکھتا ہوں
اور انکے بچوں کی تیز چیخوں کو سن رہا ہوں
اور انکے مَردوں کی سرد لاشوں کو گن رہا ہوں
میں اپنے ہاتھوں کے فاصلے پر فصیلِ دہشت کو چھو رہا ہوں
زمیں کے گولے پر زرد کالے تمام نقطے لہو کی سرخی میں جل رہے ہیں
نئی زمینوں کے خواب لے کر
مسافر اِن تباہ یادوں کے ریگ زاروں میں چل رہے ہیں میں نو
حہ گر ہوں مسافروں کا جو اپنے رستے سے بے خبر ہیں میں ہوش والوں کی بد حواسی کا نوحہ گر ہوں
حُسین،
میں اپنے ساتھیوں کی سیہ لباسی کا نوحہ گر ہوں
ہمارے آگے بھی کربلا ہے، ہمارے پیچھے بھی کربلا ہے
حُسین، میں اپنے کارواں کی جہت شناسی کا نوحہ گر ہوں
نئے یزیدوں کو فاش کرنا ہے کام میرا
ترے سفر کی جراحتوں سے
ملا ہے مجھ کو مقام میرا
حُسین، تجھ کو سلام میرا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آنسوؤں کے موسم میں

اقبال ساجد

حُسین تیرے لیے خواہشوں نے خوں رویا
فضائے شہرِ تمنّا بہت اداس ہوئی

غبارِ ظلم پہ رنگِ شفق بھڑک اٹھا
زمیں پہ آگ بگولا گُلوں کی باس ہوئی

غموں کو کاشت کیا آنسوؤں کے موسم میں
یہ فصل اب کے بہت دل کے آس پاس ہوئی

وہ پیاس جس کو سمندر سلام کرتے ہیں
ہوئی تو تیرے لبوں سے ہی روشناس ہوئی

جو تُو نے خون سے لکھی حُسین وہ تحریر

کتابِ حق و صداقت کا اقتباس ہوئی

کبھی بجھا نہ سکے گی ترے چراغ کی لو

کہ جمع تیری امانت ہوا کے پاس ہوئی

دکھوں میں ڈوب گئی دشتِ کربلا کی سحر

ہوائے شام ترے غم میں بد حواس ہوئی

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

قتیل شفائی

سلام اس پر کہ سب انسانیت جس سے شناسا ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پسر ہے جو علی کا اور محمّد کا نواسہ ہے

تضاداتِ مشیت دیکھئے، اس کے حوالے سے
جو اپنی ذات میں ہے اک سمندر، اور پیاسا ہے

برہنہ سر، لٹی املاک اور کچھ راکھ خیموں کی
مدینے کے سفر کا بس اتنا سا ہی اثاثہ ہے

علی اصغر تکے جاتے ہیں اس عالم کو حیرت سے
نہ لوری پیاری امّاں کی، نہ بابا کا دلاسہ ہے

کسی نے سر کٹایا اور بیعت کی نہ ظالم کی
سنی تھی جو کہانی، اس کا اتنا سا خلاصہ ہے

Presented by http://www.alhassanain.com &   http://www.islamicblessings.com

نہ مانگا خوں بہا اپنا خدا سے روزِ محشر بھی

مگر نانا کی امّت کے لیے ہاتھوں میں کاسہ ہے

قتیل اب تجھ کو بھی رکھنا ہے اپنا سر ہتھیلی پر

کہ تیرے شہر کا ماحول بھی اب کربلا سا ہے

قتیل اس شخص کی تعظیم کرنا فرض ہے میرا

جو صورت اور سیرت میں محمّد مصطفیٰ سا ہے

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

عبدالحمید عدم

تھا کربلا کو ازل سے جو انتظارِ حُسین

وہیں تمام ہوئے جملہ کاروبارِ حسین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دکانِ صدق نہ کھولو، اگر نہیں توفیق
کہ جاں چھڑک کے نکھرتا ہے کاروبارِ حسین

وہ ہر قیاس سے بالا، وہ ہر گماں سے بلند
درست ہی نہیں اندازۂ شمارِ حسین

کئی طریقے ہیں یزداں سے بات کرنے کے
نزولِ آیتِ تازہ ہے یادگارِ حسین

وفا سرشت بہتّر نفوس کی ٹولی
گئی تھی جوڑنے تاریخِ زر نگارِ حسین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فارغ بخاری

حُسین نوعِ بشر کی ہے آبرو تجھ سے
حدیثِ حرمتِ انساں ہے سرخرو تجھ سے

ملایا خاک میں تُو نے ستمگروں کا غرور
یزیدیت کے ارادے ہوئے لہو تجھ سے

بہت بلند ہے تیری جراحتوں کا مقام
صداقتوں کے چمن میں ہے رنگ و بُو تجھ سے

ترے لہو کا یہ ادنیٰ سا اک کرشمہ ہے
ہوئی ہے عام شہادت کی آرزو تجھ سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کبھی نہ جبر کی قوت سے دب سکا فارغ
ملی ہے ورثے میں یہ سر کشی کی خُو تجھ سے

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

عطاء الحق قاسمی

جب بھی شام کو سورج ڈوبنے لگتا ہے
ایسے میں یہ دل بھی ڈولنے لگتا ہے

آنکھوں میں پھر جاتی ہے وہ سوہنی صورت
اور پھر دل پر خنجر چلنے لگتا ہے

اس کے آنسو پونچھنے والا کوئی نہیں
خیموں میں کوئی بچہ رونے لگتا ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چاروں جانب گھیرا جھوٹ کے لشکر کا

سچ کا سایہ اس پر پھیلنے لگتا ہے

سچ کا سایہ حُر کی صورت سامنے ہے

وہ ہر دل پر دستک دینے لگتا ہے

حرص و ہوس کے بندے لیکن کیا جانیں

مرنے والا کیسے جینے لگتا ہے

لیکن تم مایوس نہ ہونا دل والو

دل جو سوچتا ہے وہ ہونے لگتا ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خالد احمد

اے لب گرفتگی، وہ سمجھتے ہیں پیاس ہے
یہ خستگی تو اہلِ رضا کا لباس ہے

اے تشنگی، یہ حُسنِ محبت کے رنگ ہیں
اے چشمِ نم، یہ قافلۂ اہلِ یاس ہے

یہ عشق ہے کہ وسعتِ آفاقِ کربلا
یہ عقل ہے کہ گوشۂ دشتِ قیاس ہے

سایہ ہے سر پہ چادرِ صبر و صلوٰۃ کا
بادل کی آرزو ہے نہ بارش کی آس ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سوئے دمشق صبر کا سکہ رواں ہوا
اک رخ پہ ہے خراش تو اک رخ پہ لاس ہے

اے زینِ عابدین، امامِ شکستگاں
زنجیر زن ہواؤں میں کس خوں کی باس ہے

اے سر بلند و سر بہ فلک اہلِ دین و دل
مدفون کربلا میں ہماری اساس ہے

تاجِ سرِ نیاز کا ہالہ ہے رفتگی
آہِ امامِ دل زدگاں آس پاس ہے

ممکن ہے کسطرح وہ ہماری خبر نہ لیں
ہر سانس، تارِ پیرہنِ التماس ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خالد شکست و فتح کے معنی بدل گئے

بازارِ شام ہے کہ شبِ التباس ہے

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

محمد اعظم چشتی

جہانِ عشق و محبّت ہے آستانِ حُسین

نشانِ حق و صداقت ہے آستانِ حُسین

حدیثِ صدق و صفا، داستانِ صبر و رضا

بنائے شوقِ شہادت ہے آستانِ حُسین

جہاں میں مسکن و ماوا ہے اہلِ ایماں کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیارِ حُسنِ عقیدت ہے آستانِ حُسین

زمانہ کہتا ہے جس کو جمالِ لم یزلی
اسی جمال کی حجّت ہے آستانِ حُسین

نظر گئی مگر اب تک نہ لوٹ کر آئی
وہ برجِ اوجِ امامت ہے آستانِ حُسین

جو دیکھنا ہو تو میری نگاہ سے دیکھو
گناہ گاروں کی جنّت ہے آستانِ حُسین

یہیں سے جلتے ہیں اعظم حقیقتوں کے چراغ
ضیائے شمعِ نبوت ہے آستانِ حُسین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

رباعیات ۔ کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

۔ کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

نغمۂ بربطِ کونین ہے فریادِ حُسین

جادۂ راہِ بقا مسلک آزاد حُسین

شوخیِ لالۂ رنگین ہے کہیں خونِ شفق

کس قدر عام ہوئی سرخیِ رودادِ حُسین

زندہ اسلام کو کیا تُو نے

حق و باطل کو دکھا دیا تُو نے

جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے

مر کے جینا سکھا دیا تُو نے

بڑھائی دینِ مُحمد کی آبرو تُو نے
جہاں میں ہو کے دکھایا ہے سرخرو تُو نے

چھڑک کے خون شہیدوں کا لالہ و گل پر
عطا کیے ہیں زمانے کو رنگ و بُو تُو نے

لب پہ جب شاہِ شہیداں ترا نام آتا ہے
ساقی بادۂ عرفاں لیے جام آتا ہے

مجھ کو بھی اپنی غلامی کا شرف دے دیتے
کھوٹا سکہ بھی تو آقا کبھی کام آتا ہے

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سبط علی صبا

جمود ذہن پہ طاری تھا انقلاب نہ تھا
سکونِ قلب کہیں سے بھی دستیاب نہ تھا

حصارِ ظلم کی بنیاد کو اکھاڑ دیا
جہاں میں تجھ سا کوئی بھی تو فتح یاب نہ تھا

کچھ اس لیے بھی ترے نام کے ہوئے دشمن
تو وہ سوال تھا جس کا کوئی جواب نہ تھا

کچھ اس طرح سے بہتر کا انتخاب کیا
کسی رسول کا بھی ایسا انتخاب نہ تھا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حسین ابنِ علی کو نہ آفتاب کہو
وہ جب تھا جب کہ کہیں نامِ آفتاب نہ تھا

حُسین مصدرِ اُمّ الکتاب کیا کہنا
بجز تمھارے کوئی وارثِ کتاب نہ تھا

حُسین باعثِ تخلیقِ کائنات ہے تُو
غضب ہے تیرے لیے کربلا میں آب نہ تھا

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

گردھاری پرشاد باقی

سلامی کربلا ہے اور میں ہوں
غمِ کرب و بلا ہے اور میں ہوں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کہا شہ نے نہیں کوئی رفیق اب
فقط ذاتِ خدا ہے اور میں ہوں

دیا ہے اپنا سر میں نے خوشی سے
قضا ہے یا رضا ہے اور میں ہوں

جو کچھ وعدہ کیا پورا کروں گا
یہ خنجر ہے گلا ہے اور میں ہوں

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

نظم طباطبائی

چمکا خدا کا نور عرب کے دیار میں
پھیلی شعاع ہند میں چین و تتار میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پہنچا ستارہ اوج پہ دینِ حُسین کا
اب تک تھا گردشِ فلکِ کج مدار میں

چونکیں ذرا یہود و نصاریٰ تو خواب سے
آئی نسیم صبحِ شبِ انتظار میں

وردِ زبانِ پاک صحیفہ ہے نور کا
اترا تھا جو خلیل پہ گلزارِ نار میں

ہے یاد دشت میں گہر افشانیِ کلیم
اور موعظ مسیح کا وہ کوہسار میں

موسیٰ کی رات کی مناجات طُور پر

داؤد کا وظیفہ وہ صبح بہار میں

بت ہو گیا ہے سنگ سرِ بت پرست پر

سرکہ بنی شراب کہن بادہ خوار میں

وہ جام پی کے اٹھ گئے پردے نگاہ سے

دریائے علم و نور کو پایا کنار میں

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

ثروت حسین

کس کی خوں رنگ قبا آتی ہے

روشنی اب کے سوا آتی ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ساعتِ علم و خبر سے پہلے
منزلِ کرب و بلا آتی ہے

روزِ پیکار و جدل ختم ہوا
شبِ تسلیم و رضا آتی ہے

گریہ و گرد کا ہنگام نہیں
دل دھڑکنے کی صدا آتی ہے

پھر سرِ خاکِ شہیداں ثروت
پھول رکھنے کو ہوا آتی ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صدائے استغاثہ --------------------------------------- افتخار عارف

هَل مِن ناصِرٍ یَنصَرنا
هَل مِن ناصِرٍ یَنصَرنا
کیا کوئی ہے جو میری مدد کو پہنچے گ
کیا کوئی ہے جو میری مدد کو پہنچے گا
صدیوں پہلے دشتِ بلا میں اک آواز
سنائی دی تھی
جب میں بہت چھوٹا ہوتا تھا مری امی کہتی تھی
یہ جو صفِ عزا بچھتی ہے اسی صدا کی
بازگشت ہے
اسی صدا پر بستی بستی گریہ و زاری کا
سامان کیا جاتا ہے
اور تجدیدِ بیعتِ نصرت کا اعلان کیا
جاتا ہے
تب میں پہروں بیٹھ کے پیارے پیارے
اچھے اچھے لوگوں کی باتیں سنتا تھا
سچے سچے لوگوں کی باتیں پڑھتا تھا اور پہروں روتا تھا
اور اب برسوں بیت گئے ہیں
جن آنکھوں میں آنسو تھے اب ان آنکھوں میں حیرت ہے
سچائی کی گواہی دینے والے آخر ظالم کو
ظالم کہنے سے ڈرتے کیوں ہیں؟
موت سے پہلے مرتے کیوں ہیں؟

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

شورش کاشمیری

قرنِ اوّل کی روایت کا نگہ دار حسین
بس کہ تھا لختِ دلِ حیدرِ کرار حسین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عرصۂ شام میں سی پارۂ قرآنِ حکیم

وادیِ نجد میں اسلام کی للکار حسین

سر کٹانے چلا منشائے خداوند کے تحت

اپنے نانا کی شفاعت کا خریدار حسین

کوئی انساں کسی انساں کا پرستار نہ ہو

اس جہاں تاب حقیقت کا علمدار حسین

ابو سفیان کے پوتے کی جہانبانی میں

عزّتِ خواجۂ گیہاں کا نگہ دار حسین

کرۂ ارض پہ اسلام کی رحمت کا ظہور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عشق کی راہ میں تاریخ کا معمار حسین

جان اسلام پہ دینے کی بنا ڈال گیا
حق کی آواز، صداقت کا طرفدار حسین

دینِ قیم کے شہیدوں کا امامِ برحق
حشر تک امّتِ مرحوم کا سردار حسین

ہر زمانے کے مصائب کو ضرورت اس کی
ہر زمانے کے لیے دعوتِ ایثار حسین

کربلا اب بھی لہو رنگ چلی آتی ہے
دورِ حاضر کے یزیدوں سے دوچار حسین

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

شہزاد احمد

وعدہ کر کے بھی نہیں ساتھ نبھانے والے
کتنے بیدرد ہیں یہ لوگ زمانے والے

اہلِ کوفہ نے بلایا تو چلے آئے ہیں
کیسے سادہ ہیں محمد کے گھرانے والے

رحم کرتے ہیں تو اس کی بھی نہیں حد کوئی
کسی سفاک کو خاطر میں نہ لانے والے

فیصلہ آپ کریں، آپ کو کرنا کیا ہے؟
آپ پر چھوڑتے ہیں شمع بجھانے والے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ظلم کے تیروں سے چھلنی ہیں حسین ابنِ علی
غلبۂ کفر سے دنیا کو بچانے والے

ظلم کرنے پہ تلی بیٹھی ہے دنیا ساری
اور ہم لوگ فقط سوگ منانے والے

عرصۂ دہر میں باقی نہیں رہتا کچھ بھی
خاک ہو جاتے ہیں خیموں کو جلانے والے

کس کو معلوم کہ دن بھر کے تھکے ہارے ہوئے
شام کو اپنے لہو میں ہیں نہانے والے

کیا بتائیں تجھے کیا چیز ہے یہ تشنہ لبی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خشک ہو جاتے ہیں دریا نظر آنے والے

جو بچاتے نہیں کل کے لیے اک دانہ بھی
وہی درویش ہیں عقبیٰ کے خزانے والے

درِ مولا پہ پڑے ہیں تو بڑے ہیں شہزاد
یہ پرندے نہیں اڑ کر کہیں جانے والے

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

امتناع کا مہینہ --------------------------------- اختر حسین جعفری

اس مہینے میں غارت گری منع تھی، پیڑ کٹتے نہ تھے، تیر بکتے نہ تھے
بہرِ پرواز محفوظ تھے آسماں
بے خطر تھی زمیں مستقر کے لیے
اس مہینے میں غارت گری منع تھی یہ پرانے صحیفوں میں مذکور ہے
قاتلوں، رہزنوں میں یہ دستور تھا، اس مہینے کی حرمت کے اعزاز میں
دوش پر گردنِ خم سلامت رہے
کربلاؤں میں اترے ہوئے کاروانوں کی مشکوں کا پانی امانت رہے
میری تقویم میں بھی مہینہ ہے یہ
اس مہینے کئی تشنہ لب ساعتیں، بے گناہی کے کتبے اٹھائے ہوئے
روز و شب بین کرتی ہیں دہلیز پر اور زنجیرِ در مجھ سے کھلتی نہیں
فرشِ ہموار پر پاؤں چلتا نہیں
دل دھڑکتا نہیں
اس مہینے میں گھر سے نکلتا نہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صبا اکبر آبادی

حسین نزہتِ باغِ پیمبرِ عربی
حسین نازشِ فاقہ، وقارِ تشنہ لبی

حسین مرکزِ ایثار و مخزنِ تسلیم
حسین شمعِ حقیقت، چراغِ بزمِ نبی

حسین لختِ دلِ مرتضیٰ و جانِ بتول
جہاں میں کس کو میسر ہے یہ علو نسبی

حسین، سینۂ اکبر سے کھینچ لی برچھی
حسین سینہ میں اس وقت کیسے آہ دبی

ستم کا تیر بھی دیکھا گلوئے اصغر میں
وہ مسکرانے کا انداز روحِ تشنہ لبی

جوان بھائی کے شانے کٹے ہوئے دیکھے
یہ صبر ابنِ ید اللہ، یہ رضا طلبی

یہی تو شان ہے سبطِ رسول ہونے کی
دعائے بخششِ امت، جوابِ بے ادبی

نہیں ہے کوئی ذریعہ صبا، حسین تو ہیں
بڑا سبب ہے زمانہ میں اپنی بے سببی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غلام محمد قاصر

جو پیاس وسعت میں بے کراں ہے سلام اس پر
فرات جس کی طرف رواں ہے سلام اس پر

سبھی کنارے اسی کی جانب کریں اِشارے
جو کشتیِ حق کا بادباں ہے سلام اس پر

جو پھول تیغِ اصول سے ہر خزاں کو کاٹیں
وہ ایسے پھولوں کا پاسباں ہے سلام اس پر

مری زمینوں کو اب نہیں خوفِ بے ردائی
جو ان زمینوں کا آسماں ہے سلام اس پر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہر اک غلامی ہے آدمیّت کی نا تمامی

وہ حریّت کا مزاج داں ہے سلام اس پر

حیات بن کر فنا کے تیروں میں ضو فشاں ہے

جو سب ضمیروں میں ضو فشاں ہے سلام اس پر

کبھی چراغِ حرم کبھی صبح کا ستارہ

وہ رات میں دن کا ترجماں ہے سلام اس پر

میں جلتے جسموں نئے طلسموں میں گِھر چکا ہوں

وہ ابرِ رحمت ہے سائباں ہے سلام اس پر

شفق میں جھلکے کہ گردنِ اہلِ حق سے چھلکے

لہو تمھارا جہاں جہاں ہے سلام اس پر

خورشید رضوی

اشک میں گھل گیا لہو، سرخ ہوا فضا کا رنگ
عرصۂ جاں پہ چھا گیا پھر وہی کربلا کا رنگ

کس سے بھلا وہ ٹل سکے، عزم ہو جب حُسین کا
کون اسے بدل سکے، رنگ ہو جب خدا کا رنگ

اس نے بجھا دیا چراغ، تا رہے سہل و سازگار
ظلمتِ پردہ دار میں، بدلی ہوئی ہوا کا رنگ

پر وہ سبھی تھے جاں نثار، سود و زیاں سے بر کنار
ان کے دلوں میں تھا کوئی رنگ تو تھا وفا کا رنگ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب بھی خیال آ گیا اس سرِ سرفراز کا

صفحۂ دل سے اڑ گیا مصلحت و ریا کا رنگ

ڈھل نہ سکے گا تا ابد اب کفِ دستِ شام سے

خونِ دلِ شہید کا رنگ نہیں حنا کا رنگ

صرف کیے سخن ہزار، پھر بھی رہا مآلِ کار

مہر بلب حروف پر حسرتِ مدّعا کا رنگ

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

جلیل عالی

بندگانِ ریا کی نگاہوں میں شام و سحر اور تھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور اہلِ صفا کے رموزِ قیام و سفر اور تھے

آبجو پاس تھی بوند پانی کو ترسے ہوؤں کے لیے
منتظر باغِ جنت میں صبر و رضا کے ثمر اور تھے

نور پیشانیوں پر فروزاں تھا جو فیصلہ اور تھا
چور چہروں پر ٹھہرے ہوئے تھے جو اندر کے ڈر اور تھے

گو رہِ عشق میں شان پہلے بھی کم تو نہ تھی آپ کی
کربلا میں مگر سرخرو تھے سوا، معتبر اور تھے

سطح صحرا پہ عالی کہاں کوئی تحریر ٹھہری کبھی
لفظ لیکن لہو سے جو لکھے گئے ریت پر اور تھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رباعیات

جوش ملیح آبادی

کیا صرف مسلمان کے پیارے ہیں حسین

چرخِ نوعِ بشر کے تارے ہیں حسین

انسان کو بیدار تو ہو لینے دو

ہر قوم پکارے گی، ہمارے ہیں حسین

اوہام کو ہر اک قدم پہ ٹھکراتے ہیں

ادیان سے ہر گام پہ ٹکراتے ہیں

لیکن جس وقت کوئی کہتا ہے حسین

ہم اہلِ خرابات بھی جھک جاتے ہیں

سینے پہ مرے نقشِ قدم کس کا ہے

رندی میں یہ اجلال و حشم کس کا ہے

زاہد، مرے اس ہات کے ساغر کو نہ دیکھ

یہ دیکھ کہ اس سر پر علم کس کا ہے

شاہ است حُسین(امامِ عالی مقام کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت)

شبِ درمیاں- ----------------------عرفان صدیقی

(1)

یہ عجب مسافتیں ہیں
یہ عجب مصافِ جاں ہے
کہ میں سینکڑوں برس سے
اسی دشتِ ماریہ میں
سرِ نہرِ شب کھڑا ہوں
وہی اک چراغِ خیمہ
وہی اک نشانِ صحرا
وہی ایک نخلِ تنہا

نہ فرشتگاں کے لشکر
نہ بشارتوں کے طائر
وہی اگلے دن کی آہٹ
یہ ستارہ ہے کہ نیزہ
یہ دعا ہے یا دھواں ہے
مگر اک صدا مسلسل
یہ کہاں سے آ رہی ہے
ابھی رات درمیاں ہے
ابھی رات درمیاں ہے

***

(دشتِ ماریہ سے)

(2)

رکا ہوا ہے یہ صحرا میں قافلہ کیسا
اور ایک شور سا خیموں میں ہے بپا کیسا

اسیر کس نے کیا موج موج پانی کو
کنارِ آب ہے پہرا لگا ہوا کیسا

ابھی سیاہ، ابھی سیم گوں، ابھی خونبار
افق افق ہے یہ منظر گریز پا کیسا

اذان ہے کہ عَلم کیا بلند ہوتا ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ جل رہا ہے ہوا میں چراغ سا کیسا

یہ لوگ دشتِ جفا میں کسے پکارتے ہیں
یہ باز گشت سناتی ہے مرثیہ کیسا

گلوئے خشک میں سوکھی پڑی ہے پیاس کی نہر
خبر نہیں کہ ہے پانی کا ذائقہ کیسا

یہ ایک صف بھی نہیں ہے، وہ ایک لشکر ہے
یہاں تو معرکہ ہوگا، مقابلہ کیسا

سلگتی ریت میں کو شاخ شاخ دفن ہوا
رفاقتوں کا شجر تھا ہرا بھرا کیسا

یہ سرخ بوند سی کیا گھل رہی ہے پانی میں
یہ سبز عکس ہے آنکھوں میں پھیلتا کیسا

کھڑا ہے کون اکیلا حصارِ غربت میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گھرا ہوا ہے اندھیروں میں آئینہ کیسا

یہ ریگِ زرد ردا ہے برہنہ سر کے لئے
اجاڑ دشت میں چادر کا آسرا کیسا

سیاہ نیزوں پہ سورج ابھرتے جاتے ہیں
سوادِ شام ہے منظر طلوع کا کیسا

تجھے بھی یاد ہے اے آسمان کہ پچھلے برس
مری زمین پہ گزرا ہے حادثہ کیسا

(3)

خشک ہوتا ہی نہیں دیدۂ تر پانی کا
یم بہ یم آج بھی جاری ہے سفر پانی کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دیکھنے میں وہی تصویر ہے سیرابی کی
اور دل میں ہے کوئی نقشِ دگر پانی کا

کون مشکیزی سرِ نیزہ عَلم ہوتا ہے
دیکھئے دشت میں لگتا ہے شجر پانی کا

آج تک گریہ کناں ہے اسی حسرت میں فرات
کاش ہوتا درِ شبّیر پسر پانی کا

تیری کھیتی لبِ دریا ہے تو مایوس نہ ہو
اعتبار اتنا مری جان نہ کر پانی کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

سرابِ دشت تجھے آزمانے والا کون
بتا یہ اپنے لہو میں نہانے والا کون

سوادِ شام یہ شہزادگانِ صبح کہاں
ویاہ شب میں یہ سورج اگانے والا کون

یہ ریگزار میں کس حرفِ لا وال کی چھاؤں
شجر یہ دشتِ زیاں میں لگانے والا کون

یہ کون راستہ روکے ہوئے کھڑا تھا ابھی
اور اب یہ راہ کے پتھر ہٹانے والا کون

یہ کون ہے کہ جو تنہائی پر بھی راضی ہے
یہ قتل گاہ سے واپس نہ جانے والا کون

بدن کے نقرئی ٹکڑے، لہو کی اشرفیاں
ادھر سے گزرا ہے ایسے خزانے والا کون

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یہ کس کے نام پہ تیغِ جفا نکلتی ہوئی

یہ کس کے خیمے، یہ خیمے جلانے والا کون

ابھرتے ڈوبتے منظر میں کس کی روشنیاں

کلامِ حق سرِ نیزہ سنانے والا کون

ملی ہے جان تو اس پر نثار کیوں نہ کروں

توُ اے بدن، مرے رستے میں آنے والا کون

(5)

سب داغ ہائے سینہ ہویدا ہمارے ہیں

اب تک خیام دشت میں برپا ہمارے ہیں

وابستگانِ لشکرِ صبر و رجا ہیں ہم

جنگل میں یہ نشان و مصلّیٰ ہمارے ہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نوکِ سناں پہ مصحفِ ناطق ہے سر بلند
اونچے عَلَم تو سب سے زیادہ ہمارے ہیں

یہ تجھ کو جن زمین کے ٹکڑوں پہ ہے غرور
پھینکے ہوئے یہ اے سگِ دنیا! ہمارے ہیں

سر کر چکے ہیں معرکۂ جوئے خوں سو آج
روئے زمیں پہ جتنے ہیں دریا، ہمارے ہیں*

*۔آخری شعر کا مصرع ثانی میر مونسؔ کا ہے

***

ٹائپنگ: محمد وارث، اعجاز عبید (مؤخر الذکر صرف انتخابِ عرفان صدیقی)
تدوین اور ای بک کی تشکیل: اعجاز عبید
اردو لائبریری ڈاٹ آرگ، کتابیں ڈاٹ آئی فاسٹ نیٹ ڈاٹ کام اور کتب ڈاٹ 250 فری ڈاٹ کام کی مشترکہ پیشکش=
http://urdulibrary.org, http://kitaben.ifastnet.com, http://kutub.250free.com

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com